(۶۶۹)

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷	۶ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۶ مئی	سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۲۰

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سانحۂ ارتحال اور نشانات صداقت

(۱)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا الم ناک دن کسی احمدی کو نہیں بھول سکتا۔ آج اس دن پر اکتیس سال گزر چکے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہنے کا شرف پانے والوں کے قلوب آج بھی اس جانکاہ سانحہ کی یاد سے جو اس دن برپا ہوا اسی طرح فگار ہیں۔ جس طرح ۲۶ مئی کو ہوئے تھے۔ جبکہ خدا کے پیارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عالم فانی کو الوداع کہکر بارگاہ لامکانی سے وصال حاصل کر لیا۔ اللھم صل علٰی عبدك المسیح الموعود و بارك وسلم۔

(۲)

خدا کے انبیا ہمیشہ غیر معمولی حالات میں کامیابی حاصل کیا کرتے ہیں۔ ان کی ابتدا نہایت ہی کمزوری اور ضعف کی حالت میں ہوتی ہے۔ سطحی نگاہ رکھنے والے دنیادار ان کو دیوانہ اور پاگل کہتے۔ اور ان کے پیغام کو نعوذ باللہ خرافات واہیہ اور جنون سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے ذہن ہرگز اس امکان کو جگہ نہیں دے سکتے۔ کہ ایک ایسا شخص جو نہایت بے سروسامانی کی حالت میں خدا کی طرف سے ہونے کا دعوےٰ کرتا اور اپنی باتوں کو وحی الٰہی کے ذریعہ نازل شدہ پیغام بتاتا ہے۔ کبھی کامیابی کا مونہہ دیکھ سکتا ہے۔ مگر خدا کا ہر رسول تدریج کامیابی و کامرانی اور غلبہ و شوکت حاصل کرتا رہا۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی نہایت ہی واضح اور نمایاں ہے۔ ایک نحیف و نزار وجود جس نے معمولی دنیوی تعلیم حاصل کی مشرق کے جاہل ترین ملک ہند کی اس گمنام اور دور افتادہ بستی میں پیدا ہوا جو علم و تمدن سے کوسوں دور تھی۔ اور ایسے حالات میں وہ ظاہر ہوا۔ جبکہ قریباً ساری دنیا دہریہ ہو چکی تھی جبکہ دوسرے تو کجا مسلم کہلانے والے علما بھی احیاء اسلام سے قطعاً ناامید ہو چکے تھے۔ ایسے مایوسانہ حالات میں خدا کے اس مرسل برحق نے الہام الٰہی کے ماتحت لوائے اسلام بلند کیا۔ اور اس کامل تاریکی میں پوری تحدی اور یقین و ایمان سے لبریز قلب کے ساتھ اعلان کیا۔ کہ وہ کامیاب و بامراد ہوگا۔ ساری دنیا نے اس کی مخالفت کی۔ مشرق و مغرب نے اس کی آواز کو دبانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ آواز ہر روز بلند سے بلند تر ہوتی چلی گئی۔ اور خدا تعالےٰ نے دشمنان احمدیت کی تمام مخالفانہ مساعی ناکام کر دیں۔ اور اپنے پہلوان کو ہر میدان میں کامیاب کیا۔ حتیٰ کہ محسوس کرنے والوں نے محسوس کیا۔ کہ فی الحقیقت اس وجود کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے اسلام کو فیصلہ کن غلبہ عطا کیا۔ اور غیر مشتبہ تمکین بخشی ہے۔ دنیا نے بے شک اس کا انکار کیا۔ مگر خدا نے اس کی آواز کو سنا اور اس کو زمین کے کناروں تک پہونچایا۔ خدا نے اسے قبول کیا۔ اور اس کی سچائی کو زور آور حملوں سے آشکار کیا۔ حتیٰ کہ حضور کی وفات تک کئی لاکھ کی عظیم الشان جماعت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی جدوجہد کے لئے تیار ہو گئی۔

(۳)

حقیقت ناشناس دنیا نے حضور کی اعجازی کامیابیوں کو حضور کی ذاتی قابلیت کا نتیجہ قرار دیا۔ اور یہ کہکر اپنے دل کو ڈھارس دی۔ کہ آپ کے بعد آپ کے کام کو جاری رکھنے والا کوئی نہ ہوگا۔ اور اس طرح اس کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور تحریک احمدیت کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جبکہ ہر مخلص احمدی کی چشم گریاں تھی جبکہ اسلام کی شوکت دیکھنے کا خواہاں ہر دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ اور ہر فدائے احمد کے لئے دنیا تاریک ہو رہی تھی وہاں معاندین کے گھروں میں اس جھوٹی خوشی پر شادیانے بج رہے تھے۔ کہ اب یہ سلسلہ اجڑ جائے گا۔ اب جماعت کا سنبھلنا دشوار نامکمن۔ اور انتہائی ناممکن ہے۔ مگر دنیا کیا جانتی تھی۔ کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اسے کیا معلوم کہ پردۂ غیب سے کیا کچھ منصۂ شہود پر آنے والا ہے۔ ظاہر بین آنکھ تو اس ترقی کے تصور سے بھی مبرا تھی۔ جو خدا نے احمدیت کے لئے مقدر کی تھی۔

(۴)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضور نے لاہور میں وفات پائی حضور انور کا جسم اطہر قادیان لایا گیا احمدیوں کی حالت ناقابل بیان تھی کیونکہ ان سے وہ وجود چھوٹ گیا جس کی پاک مجلس میں انہوں نے دل کا چین اور حقیقی تسلی اور طمانیت حاصل کی تھی۔ جس کے دم سے انہیں دین و دنیا کی راحت حاصل ہوئی۔ اس دکھ کو دنیا دار کیا جانیں۔ اسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو روحانیت سے کچھ علاقہ رکھتے ہیں۔

آج ہر وہ صحابی جس نے اس مقدس وجود کو دیکھا۔ اپنی آنکھوں کو پھر اس کے جلوہ سے ٹھنڈا کرنے کی انتہائی خواہش کو عمق قلب میں موجزن پاتا ہے۔ اور ہر وہ مخلص احمدی جس نے حضور کو نہیں دیکھا۔ اس حسرت سے بے قرار ہے۔ کہ کاش اسے بھی حضور کی ایک بار زیارت کا موقعہ نصیب ہو؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات یوں تو ہر ایک صحابی کے لئے انتہائی الناک تھی۔ لیکن ایک اٹھارہ سالہ نوعمر پاک اور مقدس نوجوان پر حضور کی وفات کا خاص اثر ہوا۔ اس کا دل مختلف خیالات کی آماجگاہ بن گیا۔ قوت تخیلہ کے لئے ان احساسات کی کیفیت بیان کرنا مشکل ہے۔ جو اس اولوالعزم نوجوان کے دل میں پیدا ہو رہے تھے اس کے جذبات کی انتہائی گہرائیوں کا احاطہ کرنا ناممکن تھا۔ لیکن اس حد تک یقینی ہے۔ کہ وہ اسلام کی حالت کا بچشم زار مشاہدہ کر رہا تھا خدا کی توحید کے قیام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی عزت اور شریعت مصطفوی کے احیا کے جذبات اس کے دل میں جوش مار رہے تھے مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس پیغام کو ہر انسان تک پہونچانے کی شدید تمنا اس کے سینہ کے اندر پرورش پا رہی تھی۔ ان خیالات ان احساسات وجذبات نے ایک راسخ اور کامل عزم کا رنگ اختیار کیا۔ وہ نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعش مبارک کے پاس گیا۔ اور اس نے عہد کیا۔ کہ میں احیاء اسلام کے لئے تادم آخر ہر ممکن جدوجہد کروں گا۔ میں تیرے پیغام کی تبلیغ میں ان تھک کوشش کروں گا۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی بھی احمدیت کا نام لیوا نہ رہیگا تو بھی میں اکیلا دین احمد کے لئے دشمنان اسلام کا مقابلہ کروں گا۔ یہ حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کا وجود تھا؛

(۵)

غیروں کی ظاہر بین نگاہوں میں تو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس وقت بچے تھے ہی۔ لیکن احمدیوں میں سے بھی ان لوگوں نے جو معتا بدیں سے گنے جاتے تھے۔ جو اپنے وجودوں کو تحریک احمدیت کے عمود سمجھتے تھے۔ آپ کو بچہ ہی خیال کیا۔ ان کی نظر میں حضور کے اس مقدس بیان کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد باندھا گیا تھا۔ کیا وقعت ہو سکتی تھی۔ چھ سال کے بعد جب خلیفۃ المسیح اول حضرت نورالدین اعظم کی وفات پر خدا تعالےٰ کی مشیت نے جماعت احمدیہ کی باگ ڈور اولوالعزم محمود ایدہ اللہ کے سپرد کی۔ ان لوگوں نے حضور کی متابعت سے انکار ہی نہیں کیا۔ بلکہ حضور کی ہر رنگ میں مخالفت ومعاندت کی۔ انہوں نے کمزور اور ضعیف بچے کی بیعت کو اپنی شدید ہتک اور بے عزتی خیال کیا۔ اور اس دعوےٰ کے ساتھ خدا کے رسول کے تخت گاہ کو چھوڑا کہ جماعت کا اٹھانوے فی صدی حصہ ان کے ساتھ ہے۔ اور باقی بھی عنقریب ان سے آملے گا مخالف دنیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت سے ہی اس انتظار میں تھی۔ کہ کب احمدیت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس نے سمجھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے؛

(۶)

خدا تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس مقدس عہد کو سنا اور نوازا۔ خدائی بشارات الہام الہٰی کی صورت میں نازل ہوئیں اور حضور کو بشارت دی گئی کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کہ تیرے متبعین اور فدائیوں کا گروہ تیرے مخالفین پر تاقیامت غالب رہے گا تجھے قوت اور تمکین بخشی جائے گی۔ اور غلبہ اور شوکت عطا کی جائے گی۔ خدا

قادیان ۲۴ مئی۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بخیر وعافیت پہونچنے کی اطلاع کراچی سے بذریعہ تار موصول ہو گئی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۲۴ مئی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے اچھی رہی لیکن درد کی شکائت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں؛

بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کو جو کل بخار میں تخفیف ہوئی تھی وہ الحمد للہ آج بھی قائم رہی اور عام حالت بھی کسی قدر بہتر ہے۔ مگر ابھی تک بخار ٹوٹا نہیں آج پھر بٹالہ سے لیڈی ڈاکٹر کو بلا کر دکھایا گیا۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں

آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالرحمت میں شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ اور مولوی قمرالدین صاحب [illegible]

کی پاک وحی نے حضور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی بتا دیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ الہام الہٰی میں یہ بھی کہا گیا۔ کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ ان الہامات کے نزول کے وقت کون کہہ سکتا تھا کہ یہ کامیابی اور یہ قوت کس رنگ میں حاصل ہوگی لیکن وحیٔ الہٰی اس درجہ یقینی اور قطعی تھی۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے کامل تحدی کے ساتھ اہل پیغام کو مخاطب کرکے فرمایا۔

پھیر لو جتنی جماعت ہے میری بیعت سے
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہوگے میرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہینگے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو بدلیگی نہ تدبیروں سے

(۷)

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ۳۱ سال گزرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو تائید ایزدی کے ماتحت خلافت ثانیہ کے گذشتہ ۲۵ سال میں جو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس سے کون احمدی ناآشنا ہے؟ ان سالوں نے ایک تعجب انگیز انقلاب کا مشاہدہ کیا جماعت احمدیہ کے رستے میں معمولی مشکلات نہ تھیں۔ مصیبتوں اور صعوبتوں کے بلند پہاڑ تھے۔ جو اس راہ میں حائل ہوئے لیکن بفضل تعالےٰ اب جماعت کے مضبوط قدم اس شاندار چٹان پر قائم ہو چکے ہیں۔

کہ ان میں اضمحلال لانے کا خیال یقیناً اس بات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ کہ دشمن اپنی نادانی پر مہر ثبت کر دے۔ جماعت کی تعداد میں عظیم الشان اور اس کے وقار میں رفیع القدر اضافہ ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اقطاع عالم تک پہونچ چکا ہے۔ وہی گمنام بستی جو تہذیب وتمدن کے اداروں سے میلوں میل دور تھی حیرت انگیز طور پر وسعت اختیار کر رہی ہے۔ آج وہ قریہ علم کا مرکز بن چکا ہے اور دنیا کے لئے روحانیت کا دودھ مہیا کر رہا ہے۔ وہی عمائد اہل پیغام جو اپنے وجودوں کو جماعت کا ۹۸ فیصدی حصہ کا مختار ومالک سمجھتے تھے۔ آج اپنی ناکامی اور نامرادی کا حقیقت وذلت کے ساتھ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ خداوند کی پاک تقدیر کامل تجلی کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ اس کی مقدس وحی ہر رنگ میں جلوہ ریز ہوئی۔ اور اس کے تمام الہامات روز روشن کی طرح عیاں ہو کر فکر وغور کرنے والوں کے لئے اسلام کی حقانیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا ناقابل تردید ثبوت مہیا کر رہے ہیں کہ کسی دیانتدار آدمی کے لئے بجز تسلیم کے چارہ نہیں۔ کاش اہل خرد غور کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات میں بھی اپنے لئے حضور کے صدق کا بین نشان مشاہدہ کریں۔ کاش صاحب دانش فکر سے کام لیں۔ اور اس قدر علامات کے ظہور کے بعد مقدسوں کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار خلیل احمد ناصر بی۔ اے

[illegible]

اپریل فول کی رسم عیسائیوں میں کس طرح پیدا ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اپریل فول" اپریل کی یکم تاریخ کو عیسائیوں میں خاص اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ دھوکا دہی۔ جھوٹ اور ناواجب مذاق جو عام حالات میں معیوب افعال سمجھے جاتے ہیں۔ اس دن بلا تامل اختیار کرلئے جاتے ہیں اور اس کا نام تفریح طبع رکھا جاتا ہے۔

اس بدترین رسم کا عیسائیوں میں کیونکر رواج ہوا۔ اس کے متعلق مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض کے نزدیک یہ طریق سولھویں صدی عیسوی میں رائج ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بیان کی ہے کہ اس زمانہ میں اپریل۔ سال کا پہلا مہینہ ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے۔ کہ سترھویں صدی عیسوی سے پہلے فرانس میں اپریل ہی سے شمسی سال شروع ہوا کرتا تھا۔ اپریل کی جگہ جنوری کو سال کا پہلا مہینہ ۱۶۵۴ء میں شاہ فرانس چارلس نہم نے قرار دیا۔ پس چونکہ اس زمانہ میں اپریل سال کا پہلا مہینہ تھا۔ اس لئے یکم تاریخ کو عیسائی ایک قسم کی عید مناتے۔ ایک دوسرے کو تحفے بھیجتے اور تفریح طبع کے لئے مختلف قسم کے ذرائع اختیار کرتے۔ رفتہ رفتہ اس ہنسی مذاق نے یہ رنگ اختیار کر لیا۔ کہ اس تاریخ کو بلا دریغ جھوٹ بولنا۔ اور دوسرے کو دھوکہ میں مبتلا کر دینا ایک کمال سمجھ لیا گیا۔ لیکن علامہ فرید الوجدی نے دائرۃ المعارف میں اس کے خلاف ایک اور تحقیق پیش کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں حضرت مسیح علیہ السلام کو اپریل میں یہود نے دھوکا دہی سے گرفتار کیا۔ اور آپ کو دکھ اور تکلیف پہونچانے کے لئے انہوں نے مختلف محکموں کے سامنے آپ کو پیش کیا تھا جس سے ان کی غرض حضرت مسیح علیہ السلام سے استہزاء اور آپ کو تکلیف میں مبتلا کرنا تھا۔ بعد ازاں رفتہ رفتہ اس واقعہ کی یادگار کے طور پر مزاح اور استہزا جاری ہوا۔ جس نے بڑھتے بڑھتے یہاں تک صورت اختیار کر لی۔ کہ اس تاریخ میں جھوٹ بولنا۔ جھوٹ لکھنا دھوکا دینا۔ اور دھوکے سے دوسرے کو مبتلائے مصائب کرنا ایک مذہبی رسم بن گئی۔ (دائرۃ المعارف صفحہ ۲۲)

علاوہ ازیں ہمیں اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ اہل روما نے ماہ اپریل کو اپنے ایک دیوتا خیفو نامی کی عبادت کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ اس مہینہ میں وہ اس بت کا جلوس نکالتے۔ اور خوب گاتے بجاتے (دائرۃ المعارف صفحہ ۱۵۲)

ممکن ہے اس موجودہ رسم کا آغاز بھی اسی وقت سے ہوا ہو۔ اور چونکہ اہل روما اپنے دیوتا کی عبادت کے طور پر اس مہینہ میں خوب گایا بجایا کرتے تھے۔ اس لئے عیسائیوں نے اس مہینہ کی یکم تاریخ کو ہی گانے بجانے اور ہنسی مذاق کے لئے مخصوص کر لیا ہو۔ جس نے بعد میں وہ صورت اختیار کرلی ہو۔ جو آج کل عیسائیوں میں نظر آتی ہے۔

بہرحال "اپریل فول" کی رسم کا خواہ کسی رنگ میں آغاز ہوا ہو یہ ایک نہایت گندی اور گھناؤنی رسم ہے۔ افسوس ہے کہ عیسائیوں کے زیر اثر رہنے کے نتیجہ میں بعض مسلمانوں میں بھی یہ قبیح عادت پیدا ہوگئی ہے۔ اور وہ بھی یکم اپریل کو جھوٹ بولنا۔ لازمہ تہذیب سمجھتے ہیں حالانکہ اسلام نے کذب بیانی کی جس قدر شدید ممانعت کی اور سچائی اختیار کرنے کی جس قدر تاکید کی ہے وہ قرآن و احادیث کا علم رکھنے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دجال کی منجملہ اور علامات کے ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ جھوٹا ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں۔ ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب۔ الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور (ترمذی جلد ۲۔ ابواب الفتن) کہ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے اور بڑے جھوٹے دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا۔ کہ وہ اعور ہوگا۔ مگر تمہارا رب اعور نہیں۔

اسی طرح فیج اعوج کی ایک علامت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جھوٹ کی کثرت بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشوا الکذب۔ کہ میں تمہیں اپنے صحابہ کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ پھر ان لوگوں کے حق میں جو ان کو ملیں گے۔ پھر ان لوگوں کے حق میں جو ان کو ملیں گے اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔

اسی طرح فرماتے ہیں۔ خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم۔ ثم الذین یلونھم ثم یفشوا الکذب (ترمذی جلد ۲۔ ابواب الزہد)

ایمن بن خریم سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا جس میں فرمایا:۔ ایھا الناس عدلت شھادۃ الزور اشراکا باللہ۔ ثم قرء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ (ترمذی جلد ۲۔ ابواب الزہد) کہ اے لوگو میں جھوٹی گواہی دینا شرک کے برابر سمجھتا ہوں۔ پھر آپ نے یہ قرآنی آیت پڑھی۔ کہ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔

سفیان بن عبد اللہ ثقفی کہتے ہیں۔ میں نے ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے۔ جسے میں خوب مضبوطی سے پکڑ لوں۔ اور ہمیشہ اس پر عمل کرتا رہوں۔ آپ نے فرمایا۔ قل ربی اللہ ثم استقم۔ کہ تو کہہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر استقامت رکھ۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا۔ کہ

یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف علیّ۔ کہ وہ کونسی چیز ہے۔ جس کا مجھے سب سے زیادہ ڈر ہوسکتا ہے

فاخذ بلسانہ نفسہ ثم قال ھذا۔ اس پر آپ نے اپنی زبان پکڑی۔ اور فرمایا یہ۔ ایک دوسرے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا من وقاہ اللہ شر ما بین لحییہ وشر ما بین رجلیہ دخل الجنۃ (ترمذی جلد ۲۔ ابواب الزہد) کہ جس کو اللہ تعالےٰ زبان اور فرج کی برائی سے بچائے۔ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

صفوان بن سلیم سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا۔ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا۔ کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے پوچھا۔ کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ (موطا امام مالک جلد ۲)

اب گو بزدلی اور بخل بھی عیوب میں شمار ہوتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ آپ ان سے بھی اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگتے اور دعا کرتے تھے کہ اللھم انی اعوذ بک من الجبن والبخل مگر جھوٹ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے کہ آپ کے نزدیک ایک کمزور مومن میں بھی اگر کوئی اور نقص ہو۔ تو ہو۔ جھوٹ وہ بھی نہیں بول سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

452

اس طرح فرماتے ہیں:۔

من ترک الکذب وھو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وھو محق بنی لہ فی وسطھا ومن حسن خلقہ بنی لہ فی اعلاھا۔

(ترمذی جلد ۲ ابواب البر والصلۃ)

کہ جو شخص جھوٹ چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے ایک حصہ میں گھر بنایا جاتا ہے۔ اور جو کوئی جھگڑے کو ایسی حالت میں چھوڑ دے۔ کہ وہ سچا ہو تو اس کے لئے وسط جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ اور جو شخص اعلےٰ اخلاق کا مالک ہو اس کے لئے جنت کے اعلیٰ حصہ میں گھر بنایا جاتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سچ بولنے کی جس قدر تاکید کی ہے اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے کہ آپ فرماتے ہیں۔ اصدقھم رؤیا اصدقھم حدیثا (ترمذی جلد ۲ ابواب الرؤیا) کہ خوابیں زیادہ تر اسی شخص کو سچی آیا کرتی ہیں جو زیادہ سچ بولنے والا ہو۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کو ایک دعا سکھائی ہے۔ جس میں علاوہ اور برائیوں کے جھوٹ سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ وہ دعا یہ ہے:۔ اللھم انی اسألک الثبات فی الامر واسألک عزیمۃ الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک لساناً صادقاً وقلباً سلیماً واعوذبک من شر ما تعلم واسألک من خیر ما تعلم واستغفرک مما تعلم انک انت علام الغیوب کہ اے اللہ میں تجھ سے امر دین میں ثابت قدم رہنے کی التجا کرتا ہوں۔ میں تیرے حضور یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے ہدایت پر استقامت عطا فرما۔ اپنی نعمتوں کے شکر کی مجھے توفیق بخش مجھے توجہ سے عبادت کرنے کی توفیق دے۔ اور اے میرے اللہ مجھے سچی زبان اور پاک دل دے۔ ہر چیز کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور ہر چیز کا فائدہ میں تجھی سے طلب کرتا ہوں اور ان تمام گناہوں کی تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں۔ جن کو تو جانتا ہے۔ کیونکہ غیب کی باتوں کو تو ہی جاننے والا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان ارشادات سے یہ امر واضح ہے کہ جھوٹ بولنا انسان کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق بناتا اور سچ بولنا اس کی خوشنودی کا انسان کو وارث بنا دیتا ہے۔ پس جبکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے تو کس قدر نادان وہ لوگ ہیں جو مسلمان کہلاتے ہوئے عیسائیوں کی اس گندی رسم کی تقلید کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ تہذیب وہ نہیں جو مغرب میں رائج ہے۔ بلکہ تہذیب وہ ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل مکہ کی بے آب و گیا وادی میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہؓ میں رائج تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپریل فول کو نہایت گندی رسم قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں۔ اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں۔ اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو۔ بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو۔ اور ان کو اپنا دوست مت بناؤ۔ ۔ ۔ بتلاؤ یہ تعلیم انجیل میں کہاں ہے۔ اگر ایسی تعلیمیں ہوتیں تو عیسائیوں میں اپریل فول کی گندی رسمیں اب تک کیوں جاری رہتیں۔ دیکھو اپریل فول کیسی بُری رسم ہے۔ کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔ یہ عیسائی تہذیب اور انجیلی تعلیم ہے"

(نور القرآن حصہ دوم صفحہ ۲۱ و ۲۲)

روحانی اور جسمانی نظام میں مشابہت تامہ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے دو نظام مقرر فرمائے ہیں جسمانی اور روحانی۔ اور ان دونوں میں مشابہت تامہ ہے۔

۱۰ مئی کے اخبار الفضل میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے اپنے مضمون "سورج گرہن اور چاند گرہن کی حقیقت" میں بتلایا ہے کہ جسمانی چاند گرہن اور سورج گرہن کی طرح روحانی چاند اور سورج گرہن بھی ہوتا ہے۔ یعنی دین کے اقمار و شموس جو اللہ تعالیٰ انسانوں کی بہبودی و فلاح اور ہدائت کے لئے مبعوث فرماتا رہتا ہے۔ وہ گو بذاتِ خود تو روشن ہوتے ہیں۔ اور اپنے نور کو اکنافِ عالم میں پھیلانے کی سعی بلیغ کرتے ہیں۔ لیکن بدبخت انسان بعض موانعات کی وجہ سے اس نور سے مستفیض نہیں ہو سکتے جن کے وہ پاک نفوس حائل ہوتے ہیں۔ پس ہمیں ڈرتے رہنا چاہیئے اس بات سے کہ جس طرح چاند اور زمین کے درمیان میں حائل ہو جانے سے ہمیں سورج اور چاند کی روشنی سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ اسی طرح بعض موانعات ہمیں انبیاء و خلفاء اور اولیاء کے نور سے جو کہ دین کے چاند اور سورج ہوتے ہیں محروم نہ کر دیں۔

آپ کی یہ تحریر پڑھ کر ذہن اس طرف گیا کہ اگر ہمیں اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ بعض ممنوعات کی وجہ سے ہم ان مقدس وجودوں کے نور سے محروم نہ ہو جائیں۔ تو بدرجہ اولیٰ ہمیں اس بات سے بھی بچنا چاہیئے کہ ہمارا وجود زمین اور چاند کی طرح ان سرچشمۂ ہدائت اور دیگر مخلوق کے درمیان روک نہ بن جائے۔ کیونکہ اس کا عوض ضعفاً کی صورت میں ملنے کا وعید ہے۔ پس نہ صرف یہی کہ ہم اپنے آپ کو ان روحانی نورانی وجودوں کے انوار کے حصول کے قابل بنائیں۔ ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہمارا وجود وہ وجہ اور سبب نہ بن جائے۔ جو مخلوق خدا کو ان انوار سے محروم کر دے۔ بلکہ جس طرح سورج کی ضیاء چاند پر منعکس ہوتی ہے۔ اور چاند اس کو روئے زمین پر پھیلاتا ہے۔ اسی طرح ہم اپنے آپ کو مصفیٰ و مطہر بنا کر سراج منیر اور روحانی شموس سے روشنی حاصل کر کے تمام دنیا کو منور کر دیں۔ اور نہ صرف یہی بلکہ ہم ایسے شمس بن جائیں کہ ہمارے وجود سے لاتعداد قمر پیدا ہوں۔

اللھم اجعلنا منھم

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گزارش

جن خریدار اصحاب کے اسمائے گرامی "الفضل" ۱۱۸ و ۱۱۹ میں شائع کئے گئے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے چندہ کی رقوم ۱۰ جون سے قبل ارسال فرما دیں تا وہ وی پی کے زائد خرچ سے بچ جائیں جو اصحاب اپنا چندہ باقاعدہ بذریعہ محاسب یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیا کرتے ہیں۔ ان کے نام گو وی پی ارسال نہیں ہوں گے۔ تاہم وہ بھی فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ جولائی میں مجبوراً ان کی خدمت میں وی پی ارسال کرنا پڑے۔ دوسرے جو احباب ۱۰ جون تک قیمت ارسال نہیں فرمائیں گے ان کے نام وی پی بھیج دیئے جائیں گے۔ جنہیں وصول کرنا ان کا فرض ہو گا۔ (مینیجر)

453

ملکی حالات اور واقعات

یو-پی میں فرقہ وار فسادات کے انسداد کی تجاویز

بنارس کی ۲۳ مئی کی اطلاع ہے، کہ حکومت یو، پی نے حال کے فسادات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ کمیٹی نے مختلف شہروں میں دورہ کر کے شہادات قلم بند کرنے کا کام ختم کر لیا ہے۔ اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے، کہ فسادات سیاسی وجوہ کی بنا پر ہوئے تھے۔ صوبہ یو، پی میں میونسپل کمیٹیوں میں جداگانہ اور فرقہ وار طرز انتخاب کے رائج ہونے سے بھی فرقہ وار حالات مزید مکدر ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹی حکومت سے سفارش کرے گی، کہ میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں مخلوط انتخاب رائج کیا جائے۔ فساد زدہ علاقوں میں شہریوں پر مشتمل کوریں مقرر کی جائیں اور فرقہ وار لیڈروں اور اخباروں پر کڑی نگرانی کے لئے خفیہ پولیس کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ جن پولیس افسروں نے اس اثناء میں فرقہ وار تعصب سے کام لیا ہے، انہیں سزائیں دی جائیں۔ اور تمام مذاہب کا مشترکہ اصول پر مشتمل لٹریچر دونوں اقوام کے نوجوانوں اور بچوں میں پھیلایا جائے۔ نیز یہ کہ فرقہ وار نفرت پھیلانے والے اشخاص اور اس دوران میں جن افسروں نے مذہبی تعصب سے کام لیا، یا اپنے فرائض سے غفلت کی، اور ان کے متعلق ہندو مسلمانوں نے شکایات پیش کیں ان سب کے بارہ میں حکومت کے ذمہ دار حکام مناسب کارروائی کریں ؎

لاہور کے خاکروبوں نے کس طرح ہڑتال ختم کی

لاہور ۲۵ مئی متواتر دو دن مکمل ہڑتال رکھنے کے بعد آج تیسرے دن دوپہر کے ایک بجے لاہور کے میونسپل اور پرائیویٹ ۱۵۰۰۰ بھنگیوں نے ہڑتال ختم کر دینے کا اعلان کر دیا۔

لاہور سنٹرل ریٹ پیئرز ایسوسی ایشن کی گذشتہ رات کی میٹنگ میں ایک ڈیپوٹیشن مقرر کیا تھا۔ جس نے آج صبح ہڑتالی بھنگیوں کے مطالبات کے متعلق وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ سے بات چیت کرنی تھی، جو کل ہی اسی سلسلہ میں شملہ سے لاہور پہونچے۔ آج صبح ڈیپوٹیشن مشتمل بر ڈاکٹر گوپی چند بھارگو ایم۔ ایل۔ اے پریذیڈنٹ پنجاب ہریجن سیوک سنگھ، مسٹر برج لال نہرو، مسٹر دونی چند ایم۔ ایل۔ اے۔ لالہ دنی چند بیرسٹر۔ میاں عبد العزیز بیرسٹر۔ پروفیسر عبد المجید۔ پنڈت ہر دت شرما۔ لالہ موہن لال سیکرٹری پنجاب ہریجن سیوک سنگھ، ماسٹر پنا لال آف ٹپل سیوا سمتی۔ سردار بہادر اجل سنگھ اور مسٹر اے۔ سی بالی نے وزیر سیلف گورنمنٹ سے ملاقات کی۔ اور ہڑتالی بھنگیوں کے مطالبات پر بحث رہی۔ کافی بحث و مباحثہ کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے ایک کمیونک جاری کیا گیا۔ جس میں بتلایا گیا۔ کہ جہاں تک گورنمنٹ کے ۱۵ مارچ کے سرکلر کا جو میونسپل خاکروبوں کی ملازمت مستقل بنانے اور بانتخواہ رخصتیں دینے وغیرہ کے متعلق تھا تعلق ہے۔ گورنمنٹ ضروری تحقیقات کے بعد جتنی جلدی ہو سکا اسے لاہور میونسپل کمیٹی پر نافذ کرنے پر غور کرے گی۔ کمیونک میں مزید درج ہے۔ کہ گورنمنٹ انکوائری کمیٹی جس میں کمشنر لاہور ڈویژن، اور ڈپٹی کمشنر صاحب شامل ہوں گے۔ لاہور سویپروں کے مطالبات پر ضروری رپورٹ حاصل کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور جو میونسپل بھنگی ۲۶ مئی کو دوپہر تک اپنے اپنے کام پر واپس آجائیں گے۔ ان کو تین دن غیر حاضر رہنے کا کوئی جرمانہ وغیرہ نہیں کیا جائے گا۔ بالٹی سسٹم کے متعلق جو نئی بائی لاز عائد کی گئی ہیں۔ اس کے متعلق وزیر سیلف گورنمنٹ نے پہلے ہی اعلان کر دیا ہے۔ کہ ان بائی لاز پر چھ ماہ تک عمل درآمد نہیں ہو گا۔ چھ ماہ کے بعد اگر عمل درآمد کی ضرورت پڑی تو یہ کام میونسپل بھنگیوں کے مشورے سے کیا جائے گا۔

چنانچہ ڈیپوٹیشن وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کو ملنے کے بعد بیرون موچی دروازہ جہاں ہڑتالی بھنگی ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے پہنچا۔ اور لیڈران ہڑتالی کے سامنے گورنمنٹ کا کمیونک اور وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ سے گفتگو کا ذکر کیا۔ اور مشورہ دیا کہ گورنمنٹ کے کمیونک اور ہمدردانہ رویہ کے پیش نظر انہیں اب ہڑتال ختم کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ تین دن کی ہڑتال سے لوگوں کو ان سے کافی ہمدردی پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ تین روزہ ہڑتال ان کی کامیاب ہڑتال ہے۔ چنانچہ لیڈران ہڑتالی نے آپس میں مشورہ کیا۔ اور ڈیپوٹیشن کی رائے کو مانتے ہوئے ہڑتال کھولنے کا فیصلہ کر دیا۔ تمام بھنگی اپنے اپنے کاموں پر روانہ ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک دلچسپ سوال پر بحث

کلکتہ ہائی کورٹ میں ۱۲ مئی کو اس سوال پر بحث ہوئی۔ کہ کیا وزیروں پر نکتہ چینی دفعہ ۱۲۴ الف کے ماتحت آسکتی ہے۔ اس سوال کے پیدا ہونے کی یہ وجہ ہوئی۔ کہ اخبار وسومتی کے خلاف بغاوت کے الزام میں جو دو مقدمات چل رہے ہیں۔ انہیں دو پریذیڈنسی مجسٹریٹوں نے ہائی کورٹ کے پاس بھیج دیا۔ تاکہ اس سوال پر رائے طلب کریں۔ اس سے قبل ہندوستان سٹینڈرڈ کے مقدمہ کے دوران میں مسٹر جسٹس کھنڈ کار نے قرار دیا تھا۔ کہ چونکہ وزیر گورنر کے ماتحت افسر نہیں۔ اس لئے وزیروں پر حملہ بغاوت میں نہیں آتا۔ اب مجسٹریٹ نے ہائی کورٹ سے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ کسی صوبہ کی وزارت گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے مطابق لاء پر مبنی حکومت سمجھی جائے۔ اور کیا صوبہ کی وزارت کو صوبہ کی ایگزیکٹو سمجھا جائے۔ اس جواب میں گورنمنٹ کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل نے کہا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور گورنروں کے نام ہدایت نامہ کے بموجب وزیر اس صوبہ کی ایگزیکٹو چلاتے ہیں۔ اس لئے وزیر ہی قانون کے مطابق قائم شدہ گورنمنٹ ہیں۔

مسٹر جسٹس نسیم علی نے کہا۔ کہ اگر وزارت ہی قانون کے مطابق قائم شدہ گورنمنٹ ہے۔ تو پھر کوئی بھی جمہوریت پر مبنی حکومت نہیں رہ سکتی۔ اس صورت میں یہ کہنا۔ کہ فلاں وزارت اچھی نہیں اس کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ قانون کی زد میں آجائے گا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ بظاہر ایگزیکٹو اختیارات گورنر کے پاس ہے۔ لیکن بجز چند باتوں کے گورنر کو اپنے وزیروں کی رائے لینی پڑتی ہے۔ اور گورنر کو وہ رائے ماننا پڑتی ہے۔ اس لئے وزیر صوبہ کے ایگزیکٹو کام کے انچارج ہیں۔ بحث ابھی جاری ہے

کیا آپ نے ان
احباب کو جو بوجہ
مالی تنگی روزنامہ
الفضل نہیں خرید
سکتے تحریک کی ہے
کہ وہ ہفتہ وار الفضل
کا خطبہ نمبر جس کی
قیمت صرف اڑھائی
سالانہ صرف دو روپیہ

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جرمنی اور اٹلی کی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ

لنڈن کی ۲۳ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پیرس کے ایک اخبار کا نامہ نگار مقیم جنیوا رقمطراز ہے کہ روس اور برطانیہ میں بوساطت گفت وشنید جو تجاویز تیار کی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ روس۔ برطانیہ اور فرانس میں سے کسی ایک پر اگر کسی طاقت نے حملہ کیا تو تینوں ممالک متحد ہو کر اس سے لڑیں گے۔ مزید براں روس۔ پولینڈ اور رومانیہ کی حفاظت کا ایسے ہی ذمہ دار ہوگا۔ جیسے فرانس اور برطانیہ ہیں اس کے متعلق رومانیہ اور پولینڈ کی حکومتوں سے مشورہ کیا جائیگا۔ روسی نمائندہ اور لارڈ ہیلیفکس اب ان تجاویز کو اپنی اپنی حکومتوں کے سامنے رکھیں گے۔ اطالوی اور جرمن حلقوں میں اس معاہدے کے خلاف زہر اگلا جا رہا ہے اور بیان کیا جا رہا ہے۔ کہ اس معاہدے کی عملی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ اس کا مقصد جرمنی اور اطالیہ کو اتحاد ثلاثہ سے ڈرانا ہے۔ مگر جرمنی اور اطالیہ بھی جانتے ہیں کہ اس معاہدے کی حیثیت صرف کاغذی ہے۔ جب جرمنی نے ڈینزگ اور پولینڈ پر فوج کشی کی تو برطانیہ اور فرانس اس طرح ان سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ جس طرح وہ چیکوسلاویکیہ کی حمایت کرتے کرتے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ اگر بفرض محال انہوں نے پولینڈ اور رومانیہ کی مدد کرنا بھی چاہی تو ان کی یہ روش جرمنی اور اٹلی کو ان کے عزائم سے مجتنب نہیں رکھ سکے گی۔ برلن کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ اور جرمنی کے درمیان معاہدہ طے ہو جانے کے بعد ہر دو ممالک کی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے جرمن فوجیں پولینڈ کی سرحد کے ساتھ ساتھ مورچہ بندی کرنے میں مصروف ہیں۔ ڈینزگ میں جہاں جرمنی کے اپنے آدمی پولینڈ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لئے مصروف ہیں۔ وہاں جرمن فوج کا ایک حصہ ڈینزگ پر حملہ کرنے کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے جب بھی اسے حکم دیا جائیگا وہ جرمن سرحد سے آگے بڑھ کر ڈینزگ پر قبضہ کر لیگا۔ اطالیہ بھی البانیہ اور بلقان کی سرحد کو مستحکم کر رہا ہے۔ اطالوی فوجیں کافی تعداد میں یہاں پہنچ چکی ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ یہ فوجیں عنقریب ترکی کی طرف پیش قدمی کریں گی۔ ادھر اٹلی کے ساحل کے ساتھ اطالوی جنگی بیڑے اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ منڈلا رہے ہیں۔

فلسطین کے متعلق برطانیہ کی پالیسی

لنڈن ۲۲ مئی۔ آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دارالعوام میں حکومت فلسطین کے متعلق جدید پالیسی پر بڑی شد و مد سے بحث و تمحیص ہوئی۔ مسٹر میکڈانلڈ وزیر نوآبادیات نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب ہاؤس کا آخری اجلاس اختتام پذیر ہوا تھا۔ تو ہمیں یہ امید تھی کہ فلسطین کے عرب اور یہود بہت جلد کوئی باعزت مفاہمت کر لیں گے۔ لیکن ہمیں بے حد افسوس ہوا کہ ہماری یہ امیدیں شرمندۂ تکمیل ہونے سے قبل خاک میں مل گئیں۔ آخر کار مجبور ہو کر ملک معظم کی حکومت نے فلسطین کے متعلق اپنی پالیسی واضح کی۔ فلسطین میں جو مشکلات پیدا ہو گئی تھیں۔ ان کا حل سوچنے کے لئے ایک بہت بڑے دل و دماغ کی ضرورت تھی۔ ۱۹۳۷ء میں ایک شاہی کمیشن تحقیقات کے لئے فلسطین گیا۔ تاکہ معلوم کرے کہ وجہ مخاصمت کیا ہے۔ کمیشن نے جو رپورٹ پیش کی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں فرقوں کی جد و جہد جائز اور حق پر مبنی تھی۔ اس پیدا شدہ قضیہ کا حل ان حالات و کوائف میں انتہائی مشکل کام تھا جتنا کہ ہاؤس کو اس سے پہلے کرنا پڑا تھا۔ فلسطین میں یہ حالات جنگ کے زمانے سے پیدا ہوئے ہیں جب اقوام عالم دوسری قوموں کو اپنا حلیف اور دوست بنانے کے لئے جد و جہد کر رہی تھیں۔ فلسطین میں بھی یہی دو بڑی قومیں آباد تھیں۔ جن سے دوسری اقوام رشتۂ مودت استوار کرنا چاہتی ہیں۔

ملک معظم کی حکومت کے مواعید پر دونوں فرقوں نے خوب بڑھ چڑھ کر حکومت کی جانی و مالی امداد اور اعانت کی۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ انتداب کے سراسر خلاف ہوگا۔ اگر برطانیہ فلسطین کو آزاد حکومت دینے میں لیت و لعل کرے۔ انتداب کی جدید پالیسی واضح کرنے میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ کہ دونوں فرقوں کے حقوق محفوظ رہیں۔ ان کی جان و مال حفاظت یکساں طور پر فلسطین سے کوئی معاہدہ مرتب کرنے سے پیشتر برطانیہ کے لئے یہ از حد ضروری تھا کہ وہ اپنے مفاد کی حفاظت کا یقین حاصل کرے۔ مثلاً اسے فلسطین میں ایک معین عرصہ کے لئے فوج اور فضائی طاقت کو برقرار رکھنے دینا چاہیئے۔ اس کو بندرگاہوں کے استعمال کی مکمل اجازت ہونی چاہیئے۔

یہودیوں سے کئے ہوئے مواعید کے متعلق تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ۱۹۱۷ء میں مسٹر بالفور کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا تھا۔ جس میں یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ حکومت برطانیہ از حد کوشش کرے گی۔ کہ فلسطین کو یہودیوں کا قومی گھر بنا دیا جائے۔ بعض دفعہ یہ بھی خیال کیا گیا کہ فلسطین کو یہودیوں کی ریاست بنا دی جائے۔ لیکن فلسطین کو وطن یہود بنانا سخت مشکل تھا۔ کیونکہ مسٹر لائیڈ جارج نے ہمیں یقین دلایا تھا۔ کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ اعلان بالفور اور انتداب میں یہ ہرگز تحریر نہ تھا۔ کہ فلسطین کو یہودی ریاست بنا دیا جائیگا۔ انہوں نے اپنے اعلانوں میں جو الفاظ استعمال کئے تھے "قومی گھر" جس کا مطلب آزاد ریاست بھی ہو سکتا ہے جس وقت اعلان بالفور تجویز کیا جا رہا تھا۔ اس وقت یہ بات خاص طور پر پیش نظر تھی۔ کہ ان لوگوں کو گھر دیا جائے جو بے خانماں ہیں ان لوگوں کی حفاظت کی جائے جو غیر محفوظ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی کے راز افشاء کرنے والوں کیلئے سزا کا اعلان

برلن ۲۳ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ ہر ہٹلر کی طرف سے ایک پوسٹر شائع ہوا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ غیر ملکی جاسوس جرمنی کے متعدد عسکری اور شہری سلسلوں کو تباہ کر دینے کے ارادہ سے ہمارے ملک میں آ رہے ہیں جو کہ صنعتی سلسلوں۔ کارخانوں۔ استحکامات۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ سڑکوں اور دیگر اداروں کے متعلق جرمنوں سے راز کی باتیں دریافت کریں گے۔ عموماً غیر ملکی جاسوس اپنے آپ کو دوسروں کا ہمدرد ظاہر کرتے ہوئے بظاہر معصوم اور دیانت دار آدمیوں کے لباس میں کام کیا کرتے ہیں۔ اور اپنے بے پناہ اشکار کو ڈرا دھمکا کر بھی کام لیا کرتے اور اپنے دام میں پھنساتے ہیں اور جو ان کے دام تزویر میں پھنس جائیں۔ ان کے باہر نکلنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔ جو شخص کسی غیر ملکی جاسوس کو عمداً یا سہواً کوئی خفیہ اطلاع دے گا وہ گولی کا نشانہ بنا دیا جائے گا۔ اس معاملہ میں میرے کنبے کے لوگوں کا بھی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ اشتہار کے آخر پر یہ تین فقرے لکھے ہیں :۔ (۱) "وطن کے وفادار رہو۔" (۲) "اہل جرمنی کے تحفظ کا سامان مکمل کرو۔" (۳) "غداروں کو سزائے موت کا مستوجب گردانو۔"

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چمن آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغ مشرقی افریقہ کی واپسی

شیخ مبارک احمد صاحب انچارج مبلغ مشرقی افریقہ انشاء اللہ العزیز ۳ یا ۴ جون کو شام کی گاڑی سے بمبئی روانہ ہونگے۔ اور بمبئی سے ۸ جون کے جہاز سے روانہ ہوں گے۔ مفصل پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قادیان میں مچھر اور مکھی کے تلف کرنے کا انتظام

چونکہ قادیان کے اردگرد تالابوں اور جوہڑوں کی کثرت ہے۔ اس لئے موسم گرما میں مکھیوں اور مچھروں کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جو صحت کے لئے سخت خطرناک ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ خدمت خلق کے زیر اہتمام حفظان صحت عامہ کی خاطر مچھر اور مکھی کے تلف کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ فلٹ گن میں مٹی کا تیل ڈالکر مچھروں اور مکھیوں پر چھڑکا جاتا ہے۔ جس سے وہ فوراً تلف ہو جاتے ہیں۔ محلہ دار البرکات دار الفضل۔ دار العلوم اور دار الرحمت میں اس کا نہایت کامیاب تجربہ کیا جا چکا ہے۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ یہ جدوجہد تمام موسم گرما میں جاری رکھی جائے۔ مگر اس کے جاری رکھنے کے لئے مٹی کے تیل کا کافی مقدار میں مہیا ہونا ضروری ہے۔ تجویز یہ ہے کہ قادیان کے ہر گھر سے کم از کم ¼ بوتل مٹی کا تیل حاصل کیا جائے۔ اس طرح کم از کم اڑھائی سو بوتلیں تیل کی جمع ہو جائیں گی۔ جو سارے موسم میں معمولی حالات میں کافی ہوں گی۔ امید ہے کہ قادیان کے تمام احمدی اس کار خیر میں ضرور حصہ لیں گے۔ بوتل کا چوتھا حصہ کم از کم مقدار ہے۔ اس سے زیادہ عطا فرمانے والے احباب نہایت شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ مچھروں کے خطرناک اثرات کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ یہ تحریک خاص توجہ کی مستحق ہے۔ مہتمم شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔

ضرورت ہے

دفتر تعلیم و تربیت میں ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ تعلیم یافتہ ریٹائرڈ فوجی احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند فوراً درخواستیں بھجوا دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

بذریعہ محاسب اخبار کی قیمت بھیجنے والے اصحاب سے گذارش

جو احباب الفضل کا چندہ بذریعہ دفتر محاسب بھیجتے ہیں۔ ان سے گذارش ہے کہ براہ مہربانی اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر جہاں دفتر کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہاں رقوم کے کھاتوں میں ڈالنے میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔

مینیجر

اعلان نکاح - الحمد للہ کہ برخوردار سید وحید احمد نقوی سلمہ کا عقد مسماۃ حمیدہ بیگم عرف ملکہ بنت سید فرحت علی صاحب سکنہ بادل ریاست نابھہ سے بعوض مہر مبلغ معہ ۱۰۰۱/۵۰ روپے ۵ اپریل ۱۹۳۹ء ہو گیا۔ یہ رشتہ بمنظوری و اجازت خاص ۲۳۲ مورخہ ۱۳ میں عمل میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

راقم نیاز سید محمد سعید وٹرنری افسر کوہ آبو

اعلان تعطیل

۲۵ مئی کو اجتماعی طور پر شفقت کا کام کرنے کے لئے تمام مقامی دفاتر میں چھٹی ہو گی۔ اس لئے ۲۷ مئی کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر)

نظارت بیت المال کا اعلان

شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کو نظارت بیت المال سے متعلق مندرجہ ذیل اختیارات دیئے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (۱) متفرق احمدی احباب اور چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو قریب ترین احمدی جماعتوں سے ملحق کرنا۔ (۲) جماعتوں کے نادہندوں اور بقایا داروں سے چندہ وصول کرنے کی کوشش کرنا (۳) جماعتوں کے حسابات کی باقاعدہ پڑتال کرنا۔ (۴) جماعتوں کے بجٹ تشخیص کرنا۔ ناظر بیت المال۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ کی قابل تعریف خدمت

بھیرہ سے مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ کے سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہاں ایک غیر احمدی کے مکان کو اس کی عدم موجودگی میں آگ لگ گئی۔ کسی عورت کی زبانی ممبران خدام الاحمدیہ کو معلوم ہوا۔ کہ فلاں مکان کو آگ لگ گئی ہے۔ ستائیس کے قریب ممبران اور احباب جماعت موقع پر پہنچ گئے۔ آگ اوپر کی منزل کو لگی ہوئی تھی۔ اور خوفناک صورت اختیار کر چکی تھی۔ آگ کے شعلے کمرے کے دریچوں سے باہر نکل رہے تھے۔ آگ چونکہ چھت کو لگی ہوئی تھی اس لئے چھت کا کچھ حصہ اکھیڑ دیا گیا۔ فقط وہی مکان خطرے میں نہ تھا۔ بلکہ ملحقہ مکانوں کو بھی خطرہ تھا۔ نہایت جانفشانی سے آگ پر قابو پا لیا گیا۔ بالٹیوں گھڑوں اور لوٹوں سے پانی پھینکا گیا۔ جب شعلوں میں کمی ہوئی تو چھ آدمی مکان کے اندر گھس گئے۔ دھواں اور آگ کی شدت سے دم گھٹا جاتا تھا۔ لیکن کمال حوصلہ سے اندرونی حصے کی آگ کو ٹھنڈا کیا گیا۔ اندر گندم رکھی تھی۔ جس کو بوریوں میں بھر کر چھت سے اتار کر نچلے حصہ میں رکھا۔ اپلے جو اوپر پڑے تھے۔ وہ بھی نیچے پھینکے گئے۔ پانی ادھر ادھر کے نمبوں سے بکثرت مہیا کیا گیا۔ غیر احمدی صاحبان نے تسلیم کیا۔ کہ اگر یہ لوگ پانچ سات منٹ اور نہ پہنچتے تو آگ ملحقہ مکانوں تک پہنچ جاتی۔ آگ فرو ہو چکنے کے بعد مکان کے اندر جو پانی اور کیچڑ جمع ہو گیا تھا۔ باہر نکال کر سب صاحبان واپس لوٹے۔ مالک مکان آگ بجھ چکنے کے بعد پہنچے اور سب کا شکریہ ادا کیا۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

قابل تعریف علاج

مرگی۔ ہسٹریا۔ دمہ کنٹھ مالا۔ تلی۔ پتھری۔ ذیابیطس۔ اور دیگر تمام پیشاب کی بیماریوں۔ بواسیر۔ سل دق عورتوں کے پوشیدہ امراض اور مردانہ کمزوریوں کے علاج کے لئے زود اثر مجرب ادویات موجود ہیں۔ ہر مرض کے لئے لکھیئے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ مجموعہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسکہ نور دین ولد غلام محمد و غلام محمد ولد اللہ دتا ذات جولاہ سکنہ بھکڑیالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۶ جولائی ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۸ مئی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شولاپور ۲۲ مئی۔ ۲۰ مئی کی صبح کو سی پی کے پہلے ڈکٹیٹر مسٹر گنیش دت راؤ بھٹ کی زیر سرکردگی ۳۰۰ ستیہ آگریہوں کا جو جتھا حیدرآباد روانہ ہوا تھا اسے دن کے گیارہ بجے ریاست حیدرآباد کی سرحد پر ہدگاؤں میں گرفتار کر لیا گیا۔ آریوں نے اپنا مرکز اب ایک اور مقام "پنہ" نامی میں تبدیل کر لیا ہے۔

راجکوٹ ۲۳ مئی۔ ریاست راجکوٹ کے حکام نے اخبارات پر جو پابندیاں عائد کی ہیں۔ ان کے متعلق گاندھی جی نے دربار ویرا والا کو ایک شکایتی چٹھی ارسال کی تھی۔ معلوم ہوا ہے اس کے جواب میں دربار ویرا والا نے لکھ بھیجا ہے کہ وہ مذکورہ بالا پابندیاں دور کرنے سے قاصر ہے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ آج شام ومبلڈن میں ملکہ میری کو موٹر کا حادثہ پیش آیا۔ واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ جس موٹر میں ملکہ میری سفر کر رہی تھیں وہ الٹ گئی۔ اور اگرچہ ملکہ میری کو سخت جھٹکے لگے تاہم انہیں کوئی چوٹ نہیں آئی۔ ملکہ میری جلد ہی ایک دوسری شاہی کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گئیں۔

راجکوٹ ۲۳ مئی۔ لکھنؤ کے شیعوں کا ایک وفد جو مولانا اصغر حسین مرزا اسجاد علی خان اور مرزا ابو سعید حسین صاحب پر مشتمل ہے۔ آج شیعہ سنی جھگڑے کے متعلق گاندھی جی سے ملاقات کرنے کے لئے راجکوٹ پہنچا۔ اور اس جھگڑے کے متعلق اس نے اپنا نقطۂ نگاہ گاندھی جی کے سامنے رکھا۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ چار ماہ کے دوران میں جرمنی کو برطانوی مال کی برآمد بہت کم ہو گئی ہے۔

پشاور ۲۳ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کابل میں جشن استقلال منانے کی تیاریاں سرگرمی سے شروع ہو گئی ہیں۔ جشن ۲۸ مئی سے شروع ہو کر ۴ جون تک جاری رہے گا۔

لکھنؤ ۲۳ مئی۔ پانچ شیعہ اخبارات نے آج اپنی اشاعت بند کر دی۔ پانچ پریس بھی بند ہو گئے۔ کیونکہ وہ نقد ضمانت جو گورنمنٹ نے طلب کی تھی۔ داخل نہیں کر سکے۔

پشاور ۲۲ مئی۔ صوبہ سرحد کے گورنر اپنی اہلیہ کے ہمراہ ۲ اگست کو چار ماہ کی رخصت پر پشاور سے عازم انگلستان ہو جائیں گے۔ آپ ۴ اگست کو کراچی پہنچیں گے اور اسی دن امپیریل ایرویز کے طیارے کے ذریعہ روانہ ہو کر ۷ اگست کو لنڈن پہنچ جائیں گے آپ اپنے عہدہ کا چارج ۱ اگست کو مسٹر آرتھر پارسنز کے۔ سی۔ آئی۔ ای کے سپرد کر دیں گے

بمبئی (بذریعہ ڈاک) بمبئی میں احرار کانفرنس کے متعلق گذشتہ دو ماہ سے پراپیگنڈا کیا جا رہا تھا۔ یہ کانفرنس بمبئی میں اس لئے منعقد کی گئی تھی کہ یہاں کانگرسی حکومت ہے اور کانگرس کے ان اجیروں کو اپنے آقاؤں سے کانفرنس کے سلسلہ میں امداد ملنے کی توقع تھی۔ مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ ریلوے سٹیشن پر دیکھا گیا جب کہ احرار رہنماؤں کے استقبال کے لئے صرف ۲۳ سرخپوش والنٹیر پائے گئے۔ دو تین اخباری رپورٹر تھے اور پچاس کے قریب تماشائی جمع ہو گئے۔ ریلوے ٹرین سے اتر کر احرار لیڈروں نے چاروں طرف اس امید پر نگاہ دوڑائی۔ کہ شاید کسی طرف سے زندہ باد کا نعرہ بلند ہو مگر نہ کوئی فلک شگاف نعرہ بلند ہوا اور نہ انسانی سروں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آیا۔

جنیوا ۲۳ مئی۔ چین نے مجلس اقوام سے اپیل کی تھی۔ کہ چین کی امداد روپیہ اور اسلحہ سے کی جائے نیز جاپان کو اسلحہ نہ جانے دیا جائے۔ کل کے اجلاس میں بحث کے وقت لارڈ ہیلیفکس نے چین کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔ اور بتایا کہ جاپان کی درخواستوں کے باوجود برطانیہ نے اپنے علاقوں کی راہ سے چین آنے جانے کے راستے بند نہیں کئے بلکہ اس سلسلہ میں اس کے لئے مزید سہولتیں مہیا کی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ روپیہ پیسہ سے بھی اس کی امداد کی ہے۔ لارڈ ہیلیفکس کے بعد فرانس اور روس کے وزراء نے بھی چین کے ساتھ زبانی ہمدردی کا اظہار کیا۔ مگر جاپان کے خلاف عملی رنگ میں کسی قسم کی امداد کرنے سے انکار کر دیا۔

شولاپور ۲۲ مئی۔ آج عصر کے وقت سپراکاؤ کے حملے شروع ہو گئے جس کی وجہ سے ۱۵ افراد آدمی ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ ان میں سے دو مجروح جلد ہی فوت ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت بمبئی نے پونہ کے فوجی افسروں کے نام ہدایت بھیجی ہے کہ فوج کو تیار رہنے کا حکم دیں تاکہ بوقت ضرورت ان سے کام لیا جا سکے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولاپور نے حکم دیا تھا۔ کہ تمام آریہ سماجی رضاکار شہر سے نکل جائیں۔ چنانچہ وہ شہر سے چلے گئے۔ صرف ۸ رضاکار گرفتار ہوئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔

نئی دہلی ۲۲ مئی۔ مولانا مظہر الدین کے قتل کے سلسلہ میں عدالت نے آٹھوں ملزموں کو سشن سپرد کر دیا ہے۔

چنگ کنگ ۲۲ مئی۔ مارشل چیانگ کائی شیک کے دست راست جنرل چن چن نے جو اس وقت ہوفان کیانگسی سرحد پر جاپانیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے کہ چینی جنگ کے نازک مرحلہ سے گزر چکا ہے۔ اور چند سالوں میں وہ ضرور فتح حاصل کرے گا۔

بمبئی ۲۳ مئی۔ حکومت بمبئی اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس کا منشاء یہ ہے کہ باہر کے پٹرول اور مٹی کے تیل کی کم از کم قیمت معین کر دی جائے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ برطانیہ اور یونان میں ایک تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید لنڈن میں جاری ہے توقع کی جاتی ہے۔ کہ چند روز میں معاہدہ طے پا جائے گا۔

لاہور ۲۳ مئی۔ لائیڈز بنک کے خزانچی کو بنک کا پانچ ہزار روپیہ غبن کرنے کے جرم میں چوہدری کنور سنگھ مجسٹریٹ نے چار سال قید بامشقت کی سزا کا حکم دیا ہے۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ شیخوپورہ کی ایک فرم نے جمع کرانے کے لئے پانچ ہزار روپیہ بھیجا۔ ملزم نے فرم کے نام تو بنک کی طرف سے سلپ جاری کر دی مگر روپیہ حساب میں جمع نہ کیا۔

کلکتہ ۲۳ مئی۔ آج بنگال اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ ۱۹۳۸ء میں صوبہ بنگال میں ۳۹۳۱ اشخاص نے خودکشی کی۔

ٹوکیو ۲۳ مئی۔ سنکیانگ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ تین دن کے دوران میں جاپانی توپچیوں نے بیرونی منگولیا کے سات ہوائی جہازوں کو گرا لیا۔

کراچی ۲۳ مئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کرمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کی دفعہ ۷ کے ماتحت دادا لیکھراج کو نوٹس دیا ہے کہ وہ ۹ ماہ کے اندر اندر اوم نواس کو جسے اوم منڈلی کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا خالی کر دیں۔

امرتسر ۲۳ مئی۔ گندم ۳ روپے ۷ آنے سے ۱۰ آنے تک نخود کلاں ۲ روپے ۵ آنے سے ۷ آنے تک سونا ۸ ۳ روپے چاندی ۵۳ روپے ۶ آنے پونڈ ۲۳ روپے ۱۰ آنے ۶ پائی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی